۲۳
سر حسینؑ جو آیا محل میں مثل ماہ
پکاری پیٹ کے سر ہند بنت عبداللہ
لو آؤ قیدیو دیکھو یہ کس کا سر ہے آہ
صدا دی سر نے یہ اعجاز سے بحال تباہ
یہ دوست اپنی ہے ہرگز نہ چھپاؤ بہن
یہ سر ہے بھائی کا زینبؑ میں ہوں بتاؤ بہن

۲۴
صدا یہ سنتے ہی اٹھی بتولؑ کی جائی
قریب ہند کے آکر یہ بات فرمائی
حسینؑ مر گئے زینبؑ ہے قید میں آئی
چھپاؤں کیا کہ بتاتے ہیں خود مجھے بھائی

مرثیہ نمبر ۴۵/۲

بے بی بی فاطمہؑ کے نور عین کا پرسا
میں تجھ کو دیتی ہوں بھائی حسینؑ کا پرسا

۱
زنداں میں مقید ہوئے جس دم حرم شاہ
انبوہ خلائق ہوا دروازہ پہ ناگاہ
بلوہ ہوا اس درجہ کہ مسدود ہوئی راہ
سر شرم سے زنجیر پہ عابدؑ نے رکھا آہ
تھا وہ عرق شرم اسیروں کے بدن میں
روتا تھا ہر اک عضو غم شاہ زمن میں

۲
سب خورد و کلاں شہر کے موجود تھے اس جا
اک ایک تھا پہنے ہوئے پیراہن زیبا
اک اک نگہ شوق سے مصروف تماشا
ہر سمت کو مظلومی شبیرؑ کا چرچا
بازوئے یتیمان یداللہ بندھے تھے
اور شامیوں کے طفل وہاں کھیل رہے تھے

۳
مشغول جو تھے کھیل میں اطفال وہ سارے
کرتی تھی سکینہؑ وہاں حسرت سے نظارے
کہتی تھی کہ کیا ہو گئے ہمجولی ہمارے
بابا علی اصغرؑ کو کہاں لے کے سدھارے
سب بچے ہیں یاں کھیل میں اور خندہ زناں ہیں
میں کھیلتی تھی جس سے وہ اطفال کہاں ہیں

Presented by www.ziaraat.com

www.ShianeAli.com

۴
ناگاہ نمودار ہوئی شامِ غریباں — آیا غضب آلودہ وہاں شمرِ بدایماں
اور بولا تماشائیوں سے بالبِ خنداں — اب جاؤ کہ ہوتا ہے مقفل درِ زنداں
ہوئیگی رہائی نہ کبھی آلِ عباؑ کی — ہائے
کل دیکھیو پھر سیرِ اسیرانِ بلا کی — ہائے

۵
یہ سن کے پریشاں ہوا انبوہ وہ سارا — گم ہو گیا اک شخص کا فرزند قضارا
چلایا پدر اس کا رہا دل پہ نہ یارا — فرزند بھی بابا بھی اسے کہہ کے پکارا
وہ طفل لپٹنے جو لگا اپنے پدر سے
پیدا ہوئی اک آہ سکینہؑ کے جگر سے — ہائے

۶
پھر بھر کے دمِ سرد یہ کہ بانوؑ سے گفتار — اس طفل کو دیکھو تو کہ کیا خوش ہے یہ دلدار
کیا نامِ پدر پیار سے لیتا ہے یہ ہر بار — اک ہم ہیں کہ ہیں باپ کی فرقت میں گرفتار
دل میں جو مرے درد ہے خالق پہ عیاں ہے
میں کس کو کہوں باپ مرا باپ کہاں ہے — ہائے

۷
بابا مرے ہوتے تو انھیں کہتی میں بابا — اے باپ کہاں جس کو کہوں باپ میں دکھیا
یوں کوئی پدر بیٹی سے غافل نہیں ہوتا — حیران ہوں بابا کے وہ اشفاق ہوئے کیا
اعدا نے ہمیں قید کیا شام میں لا کر
بابا مرے کیوں مجھ کو نہیں ڈھونڈتے آ کر — ہائے

۸
یہ کہہ کے سکینہؑ پہ جو رقت ہوئی طاری — بس ہائے پدر کہہ کے کئی بار پکاری
تڑپی جو زمیں پر تو زمیں ہل گئی ساری — جھنجھلا کے کہا شمر نے پھر کرتی ہے زاری
اب خوب رُلاؤں گا تجھے اب نہ ڈروں گا — ہائے
اب تجھ کو اسیروں سے جدا قید کروں گا — ہائے

Presented by www.ziaraat.com

۹

پھر شمر نے بازوئے سکینہؑ کو جو پکڑا
سب قیدیوں میں ایک قیامت ہوئی برپا
کنبہ کی طرف اس نے عجب یاس سے دیکھا
سجادؑ کے قدموں پہ مچل کر گری دکھیا
یوں لپٹی تھی بھائی سے وہ اس خوف و خطر میں
اک ہاتھ تو گردن میں تھا اک ہاتھ کمر میں

۱۰

منہ دیکھ کے سجادؑ کا کہتی تھی وہ رو کر
گر تم سے چھٹی زیست مری ہو جائیگی کیونکر
اب آپ مرے رونے کے ضامن ہوں برادر
اب روؤں تو جو چاہے کرے شمر ستمگر
بھیا مجھے تو شمر سے اس وقت بچا لے
اب روؤں تو کر دیجیو ظالم کے حوالے

۱۱

اب روئی تو میں روئی نہ اب روؤنگی زنہار
فرمائیے اب چھوڑ دے مجھ کو یہ جفاکار
اب روؤں اگر باپ کو اپنے تو گنہگار
بازو مرا دکھنے لگا اے عابدؑ بیمار
کس طرح جدا کنبہ سے ہوئے گی سکینہؑ
تم کہہ دو قسم کھا کے نہ روئے گی سکینہؑ

۱۲

یہ کہتی تھی کھینچا جو ستمگر نے قضارا
تب عابدؑ بیمار نے رو کر یہ پکارا
کرتا تو پھٹا تھا وہ پھٹا اور بھی سارا
اے شمر یہ بن باپ کی بچی ہے خدارا
غافل تری دہشت سے نہ ہوئیگی سکینہؑ
اب ایسی ڈری ہے کہ نہ روئیگی سکینہؑ

مرثیہ نمبر ۴۶/۲

۱

قید خانہ میں سکینہؑ کو جو لائی تقدیر
کیوں نہیں لیتے خبر آج ہوئی ہوں میں اسیر
رو رو کے کہنے لگی ہے مرے بابا شبیرؑ
آؤ اب میری تمہاری ہے ملاقات اخیر
نصف شب تک بھی یہاں جینا ہے دشوار مرا
دیکھو اب آن کے بس آخری دیدار مرا

Presented by www.ziaraat.com